© rasailojaraid.com

زینبؓ کے نکاح کے سلسلہ میں رقمطراز ہیں کہ۔ اس کا دوسرا مقصد لے پالک بنانے کے غلط رواج کو ختم کرنا تھا۔ حالانکہ تبنی اب بھی جائز ہے۔ بلکہ بتانا صرف یہ تھا کہ بیٹا بنانے سے کسی کا حکم بالکل بیٹے جیسا نہیں ہو جاتا بہرحال کتاب بڑی مفید، دلچسپ اور عام قارئین کے لئے بھی لائق مطالعہ ہے۔

اسلامی عقیدے۔ از مولانا محمد انظر شاہ کشمیری تقطیع خورد ضخامت ۴۴۰ صفحات کتابت و طباعت بہتر گرد پوش شاندار قیمت -/۳۲ پتہ۔ خضر راہ بک ڈپو۔ دیوبند۔

شیخ عبدالحق محدث دہلوی نے ایک کتاب تکمیل الایمان کے نام سے تصنیف کی تھی جس میں آپ نے اسلام کے عقائد اور بعض اور فقہی کلامی اور تاریخی امور و مسائل پر ایک محدث اور فقیہ کی حیثیت سے گفتگو کی تھی اور مقصد ان اثرات کا ازالہ تھا جو اکبر کی گمراہی اور ضلالت پروری کا نتیجہ تھے۔ یہ کتاب علماء میں بہت مقبول ہوئی اور بعض جگہ نصاب درس میں شامل کر لی گئی۔ ایک عرصہ ہوا اس کا اردو میں ترجمہ بھی ہوا تھا۔ لیکن یہ ترجمہ اب نایاب ہے۔ علاوہ ازیں اس کی زبان بہت پرانی ہے جسے آج کل کے لوگ مشکل سے ہی پڑھ اور سمجھ سکتے ہیں۔ اس لئے مولانا محمد انظر شاہ نے اس کا ازسرنو ترجمہ کیا ہے جو شستہ و رفتہ اور رواں و دواں ہے اور ساتھ ہی کثرت سے حواشی لکھے ہیں جو ان کے مطالعہ اور ذوق تحقیق و تفحص کی دلیل ہیں۔ ان میں بعض عبارتوں کی تشریح و توضیح بھی ہے اور بعض مسائل کی تحقیق و تنقیح بھی اور بعض مقامات پر مصنف پر نقد و جرح اور ان کی تردید بھی۔ شروع میں مولانا ظفیرالدین مفتاحی کے قلم سے علم کلام کی تاریخ اور اس کے ارتقاء پر ایک معلوماتی مقدمہ بھی ہے۔ غرض کہ کتاب دلچسپ، مفید اور لائق مطالعہ ہے۔ البتہ مترجم جو ماشاءاللہ نوجوان عالم ہیں۔ ابھی انہیں دنیا میں بہت کچھ کرنا ہے۔ اور حضرت الاستاذ مولانا محمد انور شاہ الکشمیریؒ کے ہونہار فرزند ہونے کی حیثیت سے وہ تبصرہ نگار کے برادر عزیز بھی ہیں۔ اس لئے ازراہ خیر خواہی چند ضروری باتیں گوش گذار کرنا مناسب معلوم ہوتا ہے۔

(۱) تحریر کا کمال یہ ہے کہ زبان صحیح اور با محاورہ ہو۔ الفاظ ہلکے پھلکے مگر باوقار و موقع ہوں اور عبارت شگفتہ اور برجستہ و بیساختہ ہو۔ بے ضرورت عبارت آرائی اور خواہ مخواہ کی رنگین بیانی اور اس کی وجہ سے تعقید و ابہام تحریر کا حسن نہیں اس کا نقص اور عیب ہے۔ چنانچہ مترجم نے گرد پوش پر ہی محض قافیہ

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

بندی کے شوق میں خدا کو عرش نشین لکھا ہے قابل اعتراض ہے۔ اس سے تجسم کی بو آتی ہے۔ ص ۳۰۵ پر جو کچھ لکھا ہے محض الفاظ کا طلسم گاہ ہے جس سے قاری کو بجائے نشاط کے تنغص ہوتا ہے۔ اور حاصل کچھ نہیں ہوتا۔ ص ۱۰۸ کے حاشیہ میں پر خلش کانٹوں سے دامن بھرتا ہے غلط ہے۔ کانٹوں سے دامن الجھتا ہے۔ بھرا نہیں جاتا۔ اور کانٹے پر خلش۔ نہیں ہوتے خلش افزا یا خلش انگیز ہوتے ہیں۔

(۲) ذوالقرنین سے متعلق اعلیٰ اور آخری تحقیق مولانا ابوالکلام آزاد کی ہے۔ مترجم نے بھی اسی کو قبول کیا ہے لیکن اس طرح کہ گویا یہ ان کی اپنی تحقیق ہے اور مولانا ابوالکلام اس کے موید (ص ۹۷ و ۱۸۰) اس طرح لکھنا اصول اور علمی دیانت کے خلاف ہے۔

(۳) ص ۳۸۳ اور ۳۸۴ پر مولانا سید سلیمان ندوی اور مولانا حفظ الرحمٰن سیوہاروی یا بعض اور مقامات پر خود شیخ عبدالحق محدث دہلوی سے اپنا اختلاف جس لب ولہجہ سے ظاہر کیا ہے یہ تحریر کی شائستگی کے خلاف ہے۔ تحریر کو عجب و کبر اور خود اپنی بالاخوانی سے پاک و صاف ہونا چاہئے۔ اگرچہ بعض بڑے بڑے علماء اور مصنفین اس مرض میں مبتلا ہیں۔

(۴) ناموں کے ساتھ بڑے بڑے القاب لکھنا آج کل کی ترقی یافتہ قوموں کے آداب تحریر کے خلاف ہے اور خود عہد صحابہ و تابعین میں بھی نام کے ساتھ یہ القاب لکھنے کا رواج نہیں تھا۔ اس لئے اس سے احتراز کرنا چاہئے۔

مولانا ابوالکلام آزاد

از عابد رضا بیدار

رام پور انسٹی ٹیوٹ آف اورنٹیل اسٹیڈیز کی گیارہویں ریسرچ پبلیکیشن جس میں شخصیت سوانح، صحافت، سیاست، دینی وسیاسی افکار، اور نایاب اور کمیاب غیر مطبوعہ اور مطبوعہ اہم تحریروں کے ضمیموں کے اضافے سے مولانا کے مطالعہ کی بھرپور کوشش کی گئی ہے، کسی بھی زبان میں اب تک مولانا کے بارے میں ایسی جامع کتاب کی نظیر نہیں ہے۔ ضخامت برہان سائز کے تقریباً تین سو صفحے۔ قیمت بیس روپے۔

مکتبہ برہان دہلی

© rasailojaraid.com